آہ! خان بہادر میجر محمد یسین خاں صاحب (ناغڑ)

از: جناب حباب آفریدی (حبیب احمد فریدی)

میجر محمد یسین خاں صاحب مرحوم "ندوۃ المصنفین" کے قدیم ترین معاون تو تھے ہی، ادارے کی خدمات کو بھی نہایت قدر و منزلت کی نظر سے دیکھتے تھے، ادارے سے مرحوم کی وابستگی ندوۃ المصنفین کے مخلص ترین محسن سید مرتضیٰ صاحب مرحوم کے واسطے سے ہوئی تھی، دونوں میں قابلِ رشک مخلصانہ تعلقات تھے، سید صاحب ہی کے ذریعہ مرحوم کے کارکنانِ ادارہ سے روابط بڑھے اور پھر یہ روابط بڑھتے ہی چلے گئے، تھوڑی دیر کے لیے بھی دہلی تشریف لاتے تو ندوۃ المصنفین کے دفتر میں ضرور آتے، ممبری کی فیس ادا کرنے میں بھی بے مثال تھے، ان کا شمار ادارے کے اُن چند گنے چنے معاونوں میں ہوتا تھا جو وقت سے پہلے کسی یاددہانی کے بغیر شوق و ذوق سے سالانہ فیس دیتے ہیں، ایک پوتے کی المناک شہادت کی خبر تو اس مضمون میں ہے، کم و بیش دو سال قبل ان کا دوسرا جوان پوتا دنیا سے رخصت ہوا تو بڑا ہی درد ناک خط آیا تھا، میں نے تعزیت نامے میں اپنے عزیز ترین ہونہار پوتے کی حسرتناک وفات کا ذکر کیا تو ان کو بڑی تسلی ہوئی تھی اور اس تاثر کا اظہار انھوں نے ایک طویل مکتوب میں کیا تھا۔

پچھلے دنوں حباب آفریدی صاحب کا مکتوب آیا جس میں زیرِ نظر مضمون کا تذکرہ تھا یہ میجر صاحب مرحوم کو ندوۃ المصنفین اور ہم لوگوں سے جو غیر معمولی تعلق تھا اس کے پیشِ نظر میں نے حباب صاحب کو مضمون بھیجنے کے لئے لکھ دیا، مضمون ہر اعتبار سے سبق آموز ہے اور اسی لئے برہان میں شریکِ اشاعت کیا جا رہا ہے (ع)

بچے بہاڑی سے یوسف بھائی کے المنامہ نے غمزدہ دل کو ہمیشہ کے لئے سوگوار کردیا" آپ کو یہ دردناک خبر پڑھ کر بے حد افسوس و رنج ہوگا کہ والد بزرگوار میجر محمد یسین خاں کچھ دنوں کی علالت کے

بعد اس عالم فانی سے مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۶۸ء م ۹ رمضان بروز پیر رات کے ۴۳/ ۸ بجے ہم سب کو چھوڑ کر عالم جاودانی کو کوچ کر گئے۔ مرحوم نے آپ کو خط لکھنے کی غرض سے لفافے پر پتا لکھ کر رکھا تھا لیکن علالت کی وجہ سے نہ لکھ سکے۔" ہ

صورتِ از بے صورتی آمد بروں بعد شد انا الیہ راجعون

چہل سالہ مراسم و تعلقات، وہ شفقتیں عنایتیں، وہ مہربانیاں اور نوازش نامے کیا کیا یاد آتا رہے گا! میرے بڑے لڑکے سلیم فریدی کی پچھلے برس جو انمرگی پر دلاسے اور تسلیوں کو کیسے فراموش کر سکوں گا ۱۹۳۸ء کے دوران سفر یورپ کی لگاتار خط کتابت کو کیونکر بھلا سکوں گا۔

گلہ فلک سے ہمیں کس قدر ہے کیا کہیے۔

وہ چھریرا بدن، گندمی رنگ، کشادہ سینہ، روشن جبیں، گھنے ابرو، منور بڑی بڑی آنکھیں گٹھا ہوا بدن، خط مستقیم قامت مردانہ مونچھیں، آہ اب یہ چہرہ بھی دل کی گہرائیوں میں ڈوب کر رہ گیا۔

خان بہادر کا ذکر ہمارے گھر کے اعصاب میں شریک تھا۔ بیک نظر کوئی کیسے سمجھ سکتا تھا کہ یہی وہ ہندکی عظیم شخصیت ہے جس پر ریگ زار راجپوتانہ کو ناز اور قبیلۂ ناغڑی کو فخر ہے۔ جس کے سینے میں سرسید کا دل اور دل میں حالی کا درد موجود ہے، جس کی روح سرمد و اقبال کے نغموں سے سرشار ہے جس کے اخلاق سعدی کی حکیمانہ نصیحتوں سے مزین ہیں اور جس کا اعلیٰ دماغ حافظ کے آب رکن آباد سے سیراب ہے

عہد طفلی کا وہ زمانہ نظروں میں پھر رہا ہے جبکہ خان بہادر سے والد مرحوم (حکیم سبط احمد فریدی) کے ابتدائی تعلقات پیدا ہوئے اور رفتہ رفتہ عدیم المثال بے غرض دوستی میں تبدیل ہو گئے اور خان چچا کی دیر آشنائی نے اپنے منتخب احباب کے رشتہ میں فریدیت کو بالآخر پرو لیا۔ میری بڑی بھتیجی سعیدہ فاطمہ کو وہ توتلی پوتی سے مخاطب فرماتے اور یہ اپنے لڑکپن میں میجر دادا پکارا کرتی تھی۔

* چودہ برسوں تک شہزادہ برار کے محل بلاوسٹہ ٹیلں روزانہ ملاقاتیں، حکیمانہ باتیں، ظریفانہ حکایتیں اور سپاہیانہ جرأتوں کی طویل داستان جو ورق ورق یاد ہے ایسی نہیں جسے چند سطروں میں بیان کیا جاسکے۔

حادثات زمانہ نے ۱۵؍ اگست ۴۷ء کے بعد انتہائی صبر آزما منزلوں سے انہیں ہمکنار کیا۔ دلی کے مکان میں نایاب کتب خانہ تھا، قادر خاں کی نگرانی میں پوتا زیر تعلیم تھا اطلاع آئی کہ بیٹیں پکارنے والی ماں کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ دلی سے جتنے پہاڑی پہنچے اور تربتِ مادر پر فاتحہ پڑھ کر دل کو سکون پہنچایا۔ دلی لوٹنا چاہتے تھے کہ کتابوں کو گھر لے جائیں۔ لاری کے لیے باہر نکلے واپس آکر کیا دیکھتے ہیں کہ نہ کتابیں ہیں اور نہ جیتی جاگتی جانیں۔ آگ اور دو لاشیں پہلی قادر خاں کی اور دوسری پوتے کی۔ قادر خاں نے آخری سانس تک سردار زادے کو بچایا بالانجام کار دونوں ختم ہو گئے۔ قضا و قدر کے اس لرزا دینے والے فیصلے نے تسلیم و رضا کے پیکر خان بہادر کے ضبط و استقلال کو ذرہ برابر جنبش نہ دی اور ہر چہ از دوست میرسد نیکو ست کہتے ہوئے گھر لوٹ آئے۔

عظیم مصائب میں ثابت قدم رہنا، قول کا سچا اور وعدے کا پکا ہونا، راستی و راستبازی کی خاطر خندہ پیشانی کے ساتھ صعوبتوں کو برداشت کرنا، حق و صداقت کی راہ میں مالی نقصانات سہہ لینا۔ غور کیجئے عملی حیثیت سے کس قدر دشوار ہے! اس میں کسی مبالغہ کی گنجائش نہیں کہ خان بہادر کی شخصیت میں تمام اوصاف حمیدہ اور فضائل برگزیدہ قدرت نے کچھ اس توازن سے جمع کئے تھے جنھیں دیکھ کر پہلی ہجری کے مسلمان کی جیتی جاگتی تصویر آنکھوں میں پھر جایا کرتی تھی۔ ان کے عزائم پہاڑ سے زیادہ استوار، ان کے ارادے چٹانوں سے بڑھ کر مضبوط اور ان کے خیالات سمندر کی گہرائیوں سے فزوں تر تھے۔

ان کی خاطر جان کی پرواہ نہ کرنے والے، زبان کی پاسداری کے لئے خطرات مول لینے والے اور وعدہ خلاف حاکموں کے مناصب سے آن واحد میں معافی پا لینے والے خان بہادر تھے رندانہ محفلوں میں شب بیداریاں کیں اور اپنا دامن بچائے رکھا۔ بد مستیوں سے جوبانوں کی بوتیاں رکھتے کی بے خودوں کو جب سبق دیا خودی کا دیا، گمرہوں کو راہ دکھائی تو سچی اور سیدھی [illegible] ماحول میں ڈھل کر زمانہ ساز کہلانے کے بدلے ہمیشہ اور ہر جگہ ماحول کو اپنے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی اور "زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ ستیز" کے مردانہ اصولوں پر ناقابل شکست عزائم کے

ساتھ آخری دم تک قائم رہے۔

خان بہادر کی سپاہیانہ زندگی پہلی جنگ عظیم کے میدان سے شروع ہوئی۔ شہسواری، نیزہ بازی اور چوگان بازی نے بین الاقوامی شہرت کا مالک بنایا۔ دلہاری سلیقہ مندیوں نے کبھی مرزبان دستیا سے وابستہ رکھا کبھی ایوان جنے پور سے، کبھی کشمیر کی وادیوں میں راجہ کو ہندو مسلم اتحاد کے اٹل مشورے دیئے اور کبھی نواب بھوپال کے ہاں بے لوث کارنامے انجام دیئے۔

بالآخر ہز ہائینس پرنس آف برار کی نظر انتخاب مرحوم پر پڑی اور نواب خسرو جنگ کی معرفت حیدر آباد بلوائے گئے۔ یہاں مرحوم ہز ہائینس کے اے ڈی سی رہے ہز ہائینس کے کنٹرولر رہے، پرنس باڈی گارڈ کی کمانڈنگ افسری کی اور رجمنٹ کو ریگولر آرمی کا ہم پلہ بنا دیا، شکار کے موقع پر شیر کے مقابل آکر ٹیپو اور شیر افگن کی جرأت پارینہ کو زندہ کر دکھایا اسی مرحلے کے بعد بایاں پاؤں بالکل سیدھا ہو گیا تھا اس کے باوجود معمولات زندگی شہسواری و چوگان بازی اسی پھرتی سے انجام دیتے رہے، مجھے مرحوم کے لیٹر پیڈ کا یہ شعر کبھی نہ بھولے گا ؎

آسائش دوگیتی تفسیر ایں دو حرف است — با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

خدا ان کی آخری آرامگاہ کو اپنے نور کے پھولوں سے ہمیشہ معمور رکھیے۔

ضروری گذارش

ادارہ ندوۃ المصنفین کی ممبری یا برہان کی خریداری وغیرہ کے سلسلہ میں دفتر وغیرہ کو خط لکھیں یا منی آرڈر ارسال فرمائیں تو اپنا پتہ تحریر کرنے کے ساتھ برہان کی چٹ پر آپ کے نام کے ساتھ درج شدہ نمبر بھی ضرور تحریر فرما دیں۔ اکثر منی آرڈر کوپن پتہ اور نمبر سے خالی ہوتے ہیں جس سے بڑی زحمت ہوتی ہے۔

(جنرل منیجر)